دار الافتاء
13222
18/11/24

پوسٹ مارٹم کے بارہ میں جامعہ دار العلوم حقانیہ کا فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام درج ذیل مسائل کے بارہ میں کہ ایک عظیم محدث اور قد آور شخصیت کو نامعلوم افراد نے خنجر/چھریوں کے ذریعہ شہید کیا، ہسپتال میں جسم کا ظاہری معائنہ تو پولیس سمیت دیگر اعلیٰ ایجنسیوں اور متعدد سینئر افسران و ڈاکٹرز نے تفصیلی طور پر کرلیا تھا اور لاش و زخموں کے نشانات کے درجنوں تصاویر بھی محفوظ کرلی گئیں۔ اس تمام کاروائی کے بعد ورثاء اور ہسپتال کے باہر سینکڑوں علماء طلباء نے مزید لاش کی حوالگی میں تاخیر اور مزید پوسٹ مارٹم اور چیر پھاڑ سے معذرت کرلی کیونکہ دار العلوم حقانیہ اور فتاویٰ حقانیہ پوسٹ مارٹم کے بارہ میں عدم جواز کا فتویٰ دیا ہوا ہے۔ اور پوسٹ مارٹم کرانا اپنے ہی شرعی موقف سے نفی کے برابر ہے۔

اب دریافت طلب دو مسائل ہیں:

(۱) ایسی عظیم شخصیت کی لاش کا پوسٹ مارٹم کرنا شرعاً کیسا ہے؟

(۲) اور جس میت کا پوسٹ مارٹم تدفین سے پہلے نہ ہوا ہو تو تدفین کے بعد اس کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے نکالنے کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟ دونوں سوالات کے جوابات مدلل عنایت فرمائیں۔

والسلام

الجواب وباللہ التوفیق

پوسٹ مارٹم لاطینی زبان کا لفظ ہے اس کا مطلب ہے کہ مردہ شخص کے جسم کو کھول کر اس کے اندرونی اعضا کا معائنہ کرکے موت کے سبب کو معلوم کرنا یا تشخیص امراض کا علم حاصل کرنا، موت کا بعد پوسٹ مارٹم کو اٹاپسی بھی کہا جاتا ہے۔ پوسٹ مارٹم یعنی اٹاپسی کی دو اقسام بیان کی جاتی ہیں،

(۱) میڈیکل اٹاپسی، جس کے ذریعے ڈاکٹر اندرونی اور بیرونی اعضاء کے معائنہ سے موت کا سبب، اس کا وقت، مردے کی شناخت اور اگر قاتل کے آثار میت پر ہوں تو اس کی پہچان وغیرہ شامل ہے

(۲) اور دوسری قسم پیتھالوجیکل اٹاپسی، اس قسم کے پوسٹ مارٹم سے امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اس کے علاج کی حتی الامکان کوشش میں مدد ملتی ہے تاکہ مرض کا تدارک ہو سکے۔

ان دونوں اقسام کے اگرچہ فوائد بھی ہیں مگر ان فوائد کے ساتھ بہت سارے نقصانات بھی ہیں، مثلاً میت کی توہین، میت کی چیر پھاڑ، اس کے تکفین و تدفین میں تاخیر، اگر ڈاکٹر دیندار اور خدا ترس نہ ہو تو رشوت کے ذریعے غلط رپورٹ کی تیاری، کسی کے سامنے میت کا ستر کھولنا، اور میت کے عورت پر نظر پڑ جانا اسی طرح عمومی طور پر مردہ عورت کے جسم پر کسی مرد کی نظر پڑ جانا، اور مردے کا مثلہ ہوجانا وغیرہ نقصانات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پوسٹ مارٹم کے اس چیر پھاڑ سے میت کو اذیت بھی پہنچی ہے حالانکہ اسلامی تعلیمات کی رو سے جس طرح ایک زندہ انسان قابل احترام ہے اس کو اذیت دینا ناجائز ہے تو اسی طرح ایک مردہ انسان کو اذیت دینا اور بلا وجہ شرعی اس کی چیر پھاڑ کرنا بھی جائز نہیں

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

کیونکہ احادیث مبارکہ اور اقوال فقہا و محدثین کی رو سے مردہ انسان کو بھی ہر اس عمل سے تکلیف اور اذیت پہنچتی ہے جس عمل سے ایک زندہ انسان کو تکلیف و اذیت پہنچتی ہے۔ اور ایسا کرنا حرمت انسانیت اور اس کے تکریم کے بھی خلاف ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ الخ (بنی اسرائیل: ۷۰)

''اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی ہے اور خشکی اور دریا میں۔''

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا ہے اور اس چیر پھاڑ سے اس کا حلیہ خراب ہو جاتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ (التین: ٤)

''بے شک ہم نے انسان کو بڑے عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے''

اس کے ساتھ اس کو اذیت بھی پہنچتی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا (الاحزاب: ۵۸)

''اور جو ایماندار مردوں اور عورتوں کو ناکردہ گناہوں پر ستاتے ہیں سو وہ اپنے سر بہتان اور صریح گناہ لیتے ہیں''

اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی کسی شخص کے مرنے کے بعد اذیت کو حرام قرار دیا ہے

(۱) عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كسر عظم الميت ككسر عظم الحى

(ابن ماجة ۲۲۸ ،باب فى النهى عن كسر عظام الميت)

''حضرت عائشہؓ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ میت کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسا اسکی زندگی میں توڑنا''

(۲) وعن ام سلمة عن النبى صلى الله عليه وسلم كسر عظم الميت ككسر عظم الحى فى الاثم (سنن ابن ماجة: ۲۲۸ ،باب النهى عن كسر عظام الميت)

''حضرت ام سلمہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ میت کی ہڈی توڑنا اسی طرح گناہ ہے جیسا کہ زندہ کی ہڈی توڑنا''

(۳) عن عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم كانت تقول كسر عظم المسلم ميتا ككسره وهو حى قال مالك تعنى فى الاثم (موطا امام مالك ۲۲۰ ،باب فى الاختفاء وهو النبش)

''حضرت عائشہؓ زوجہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتی ہیں کہ مسلمان میت کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسا زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنا''

(٤) عن عمرو بن حزم قال رأنى النبى صلى الله عليه وسلم متكئا على قبر فقال لاتؤذ صاحب هذا القبر اولا تؤذه (مشكوة المصابيح ص ۱٤۹ ج ۱ ،باب دفن الميت الفصل الثالث)

''عمرو بن حزم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر کے سہارے (لیٹے یا بیٹھے ہوئے) دیکھا تو فرمایا کہ تم اس قبر والے کو ایذا نہ دو یا یہ فرمایا کہ اسے ایذا نہ دو''

Scanned by CamScanner

(۵) اخرجه ابن شيبة عن ابن مسعودؓ قال اذى المؤمن في موته كاذاه في حياته (اوجز المسالك ومرقات ۱۷۰/٤)

"ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا بحالت وفات مومن کو ایذاء دینا ایسا ہے جیسے کہ زندگی میں ایذا دینا"

(۶) عن جابر قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة فجلس على شفير القبر وجلسنا معه فاخرج الحفاد عظما ساقاً او عضده فذهب ليكسر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تكسرها فان كسرك اياه ميت ككسرك اياه حياً لكن دسه في جانب القبر ـ (بحواله جديد فقهي تحقيقات ٢١٤)

"حضرت جابر سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں نکلے تو آپ قبر کے کنارے پر تشریف فرما گئے اور ہم بھی ان کے پاس بیٹھ گئے تو کھودنے والے نے پنڈلی یا کندھے کی ہڈی نکالی اور اس کو توڑنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مت توڑو، کیونکہ زندہ اور مردہ توڑنا برابر ہے بلکہ اس کو قبر کی ایک جانب دفن کردو"

اسی طرح محدثین عظام اور فقہا کرام فرماتے ہیں:

قال الملا علی قاری : قوله ككسره حيا يعني في الاثم كما في رواية (مرقات،باب دفن الميت ١٧٠/٤)

"ملا علی قاریؒ نے فرمایا کہ ہڈی کا توڑنا گناہ میں ایسا ہے جیسا کہ زندہ کی"

قال الطيبي : اشارة إلى أنه لايهان ميتاً كمالا يهان حيا قال ابن الملك وإلى أن الميت يتالم وقال ابن حجر : ومن لازمه أنه يستلذ به الحي (مرقات ١٧٠/٤)

"علامہ طیبیؒ نے فرمایا کہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اہانت نہ کریں مردہ کی، جیسا کہ زندہ کی اہانت جائز نہیں"

قال الباجي : يريد أن له من الحرمة في حال موته مثل ماله منها حال حياته وأن كسر عظامه في حال موته يحرم كما يحرم كسرها حال حياته (اوجز المسالك ٤٨٩/٤)

"علامہ باجیؒ نے فرمایا کہ وہ چاہتا ہے کہ اس کے لئے تعظیم وہی ہو مردہ ہونے کی حالت میں جو اس کے لئے تھی زندہ ہونے کی حالت میں، اور یہ کہ حرام ہے اس کی ہڈیوں کو توڑنا مردہ ہونے کی حالت میں جیسا کہ حرام ہے ان کا توڑنا زندہ ہونے کی حالت میں"

قال ابن عبدالبر : يستفاد منه أن الميت يتالم بجميع ما يتالم به الحي ومن لازمه ان يستلذ بما يستلذ به الحي (حاشيه ابن ماجه ٢٢٨،باب النهي عن كسر عظام الميت)

"ابن عبدالبر نے فرماتے ہیں وہ استفادہ کرتے ہیں اس سے کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے تمام ان چیزوں سے جن سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے"

دارالافتاء

Scanned by CamScanner

قال ابن عابدین : والادمی مکرم شرعاً وان کان کافراً بأن المراد تکریم صورته وخلقته ولذالم یجز کسر عظام میت کافر (ردالمختار ۵۸/۵،باب البیع الفاسد مطلب الادمی مکرم شرعاً ولو کافرا)

وقال محمد :والادمی محترم بعد موته علی ماکان علیه فی حیاته (السیر الکبیر ۱۲۸/۱)

''علامہ ابن عابدینؒ نے فرمایااور آدمی مکرم (معزز) ہے شریعت کے لحاظ سے اگرچہ وہ کافر ہو کیونکہ مراد اس کی صورت اور خلقت کی عزت ہے اور اسی لئے جائز نہیں ہے مردہ کافر کی ہڈیوں کو توڑنا''

محمد فرماتے ہیں کہ آدمی موت کے بعد ایسا ہی محترم ہوتا ہے جیسا کہ زندہ ہونے کی حالت میں

پوسٹ مارٹم میں میت کو اذیت کے ساتھ میت کی چیر پھاڑ بھی ہوتی ہے جو کہ مثلہ ہے اور مثلہ شرعاً حرام ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

وعن عدی بن ثابت سمعت عبدالله بن یزید عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن النهبة والمثلة (صحیح بخاری ۶۰۲/۲،کتاب المغازی باب فقه بکل وعرینة)

حضرت عدی بن ثابت سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن یزید سے سنا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے منع فرمایا، ہدف بنانے سے اور مثلہ کرنے سے (یعنی کسی جاندار کو)''

قال الخطابی المثلة تعذیب المقتول بقطع الاعضاء (عون المعبود ۶/۳)

''علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ مثلہ مقتول کو قطع اعضا کی وجہ سے عذاب دینا ہے''

اس کے علاوہ بلا ضرورت شدیدہ کے کسی کے سامنے میت کی ستر کا کھولنا بھی ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ تو اسی بناء پر متاخرین مفتیان کرام نے بھی میت کی چیر پھاڑ سے منع کیا ہے چنانچہ فتاوی حقانیہ میں ہے

الجواب: جس طرح انسان کا احترام اس کی زندگی میں مسلم ہے اسی طرح موت کے بعد بھی قابل احترام ہے۔ جس طرح زندہ انسان کو ایذا دینا موجب جرم و گناہ ہے اسی طرح مردہ انسان کو بھی ایذا دینا موجب جرم و گناہ ہے۔ اس لئے فقہاء کرام نے بعد الموت انسانی اعضاء کی قطع برید کو خلاف شرع قرار دے کر پوسٹ مارٹم کو ایک قبیح و ناجائز عمل کہا ہے۔(فتاوی حقانیہ ۳۹۸/۲)

اور فتاوی دار العلوم زکریا میں ہے:

الجواب: میت کے ساتھ ہر وہ کام کرنا جس سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے جائز اور درست نہیں، اور پوسٹ مارٹم میں جسم کی تقطیع ہوتی ہے اور یہ معاملہ اگر زندہ کے ساتھ کیا جائے تو ضرر رساں ہے لہذا میت کیساتھ بھی درست نہیں ہوگا، اس میں جسم انسانی کی توہین ہے حتی الامکان اپنی میت کو اس سے بچانا چاہیے۔

(فتاوی دار العلوم زکریا: ۶۱۲/۲، زمزم پبلشرز کراچی)

اور دار العلوم دیوبند کے مفتی صاحب مولانا مفتی نظام الدین الاعظمیؒ نے لکھا ہے:

Scanned by CamScanner

الجواب: پوسٹ مارٹم آیت کریمہ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (بنی اسرائیل : ۷۰) کے صریح خلاف ہے اور اس میں جو مصالح ومقاصد تحریر ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی واجب التحصیل نہیں ہے علاوہ ازیں اس میں انسان کو ننگا کرنا بھی لازم ہے جس کا حرام ہونا ظاہر ہے اور علاوہ ازیں اور بہت سے دیگر شرعی مفاسد کا باب کھلتا ہے۔ اور بر سبیل تسلیم پتہ بھی لگ جائے کہ اس کی موت زہر وغیرہ سے ہوئی ہے تب بھی ظالم اور مجرم کا تعین نہیں ہوسکتی اس لئے اس فعل کے ارتکاب کی شرعاً اجازت نہ ہوگی اگر کوئی غیر مسلم کی نعش پر ایسا کرے یا کسی غیر اسلامی ملک میں ایسا کیا جائے تو یہ فعل حجت شرعی نہیں بن سکتی اس لئے شرعاً اس کی اجازت نہ ہوگی (نظام الفتاوی ار۱۳۲، پوسٹ مارٹم کا حکم)

لہٰذا مذکورہ بالا دلائل اور اس طرح دوسرے دلائل اور خلاف شرع وجوہات ودیگر مفاسد کی رو سے پوسٹ مارٹم کرنا ناجائز ہے اگرچہ بعض ارباب علم نے شدید ضرورت کے تحت گنجائش بیان کی ہے مگر یہ جواز تب ہے جب درج ذیل شرائط پائی جائیں

(۱) تعزیراتی مقدمے میں موت یا جرم کے اسباب کی دریافت قاضی کے لئے دشوار ہو اور پوسٹ مارٹم کے بغیر ان اسباب تک رسائی ممکن نہ ہو۔

(۲) لاش اگر کسی معلوم شخص کی ہو تو موت سے قبل خود اس کی یا موت کے بعد اس کے ورثاء کی اجازت پوسٹ مارٹم کے لئے ضروری ہے، معصوم الدم لاش کا پوسٹ مارٹم بغیر اجازت نہیں کرنا چاہیے۔

(۳) پوسٹ مارٹم بہ قدر ضرورت ہی کیا جائے تا کہ لاشوں کو زیادہ بے حرمتی سے بچایا جاسکے۔

(۴) خواتین کی لاشوں کا پوسٹ مارٹم خواتین ڈاکٹروں کے ذریعہ ہی کرنا ضروری ہے۔

(۵) پوسٹ مارٹم میں ستر پوشی کا اہتمام ضروری ہے

(۶) اگر سبب موت ظاہری جسم سے معلوم ہوسکتی ہو تو مردہ کے جسم کو نہ کھولا جائے۔

(۷) پوسٹ مارٹم میں مردہ کے جسم سے کوئی بھی عضو نہ نکالا جائے اور اگر معائنہ کے لئے ناگزیر ہو تو پھر اسی جگہ پر دوبارہ جوڑا جائے۔

اور صورت مسئولہ کے مطابق یہاں میت کے ظاہری جسم سے قتل کے سبب تک رسائی نہ صرف ممکن بلکہ واضح ہے اس لئے ورثاء میت، میت کے مزید چیر پھاڑ سے بچانے کی ہر ممکنہ کوشش کرے اور میت کو پوسٹ مارٹم سے بچائے۔ مثلاً پوسٹ مارٹم کے بغیر صحیح عدل وانصاف تک رسائی کا کوئی دوسرا ممکنہ راستہ نہ ہو، پوسٹ مارٹم کے بغیر طبعی اور غیر طبعی موت میں فرق ممکن نہ ہو اور اسی طرح پوسٹ مارٹم کے بغیر سبب موت کا معلوم کرنا بھی ممکن نہ ہو۔

---

(۲) جب کسی شخص کے مرنے کے بعد تدفین سے قبل پوسٹ مارٹم سے میت کو اذیت پہنچتی ہے اور حتی الامکان اولیا میت کو چاہیے کہ وہ اپنی میت کو اس چیر پھاڑ سے بچائے تو اسی طرح میت کو دفنانے کے بعد پوسٹ مارٹم کے لئے دفن

Scanned by CamScanner

شدہ مردے کی قبر کو دوبارہ کھول کر میت کا پوسٹ مارٹم کرنا تو اور بھی قبیح ہے اور ناجائز عمل ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبش القبور یعنی دفن شدہ مردے کی قبر کو کھودنے سے منع کیا ہے

عن امه عمرة بنت عبدالرحمٰن انه سمعها تقول لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المختفي والمختفية يعني نباش القبور (الحديث) قال ابن عبدالبر هذا التفسير من قول مالك ولا أعلم بخالفه في ذلك (اوجز المسالك شرح، موطا امام مالك ٢٨٨/٤) باب الاختفاء والنبش)

"راوی اپنی ماں عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کرتا ہے کہ بیشک اس نے اپنی ماں سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختفی اور مختفیہ یعنی قبروں کو کھودنے والے پر لعنت فرمائی ہے، علامہ ابن عبدالبرؒ نے فرمایا کہ (نباش القبور) امام مالکؒ کی تفسیر ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے امام مالکؒ کے ساتھ اس میں اختلاف کیا ہو۔"

اور اسی بنیاد پر فقہا کرام نے تدفین کے بعد قبر کھودنے (نبش القبور) سے منع کیا ہے۔

وفي الهندية: ولا ينبغي اخراج الميت من القبر بعد مادفن الااذا كانت الارض مغصوبة اوأخذت بشفعة (الفتاوى الهندية ١٦٧/١ الجنائز الفصل السادس)

"جائز نہیں کہ میت کو دفنانے کے بعد قبر سے نکالا جائے الا یہ کہ، مغصوبہ زمین دفن ہوا ہو یا اس زمین کو کسی نے شفعہ سے لیا ہو۔"

ولو وضع الميت لغير القبلة اوعلى شقه الايسر اوجعل رأسه موضع رجليه واهيل عليه التراب لم ينبش (الفتاوى الهندية ١٦٧/١)

"اگر میت کا رخ کو قبر میں قبلہ کے علاوہ کسی دوسرے طرف کیا جائے یا میت کو بائیں کروٹ قبر میں رکھا جائے یا میت کے سر کو پاؤں کی طرف کر کے قبر میں رکھا جائے اور اس پر مٹی ڈالی جائے تو قبر کو دوبارہ نہیں کھولا جائے گا"

قال ابن نجيم: فلودفن بلاغسل ولم يمكن اخراجه الابالنبش صلى على قبره بلاغسل للضرورة (البحر الرائق ١٧٩/٢ فصل السلطان احق بصلاته)

"اگر کسی میت کو بغیر غسل کے دفنایا جائے اور پھر بغیر دوبارہ قبر کھودنے کے چارہ نہ ہو تو قبر کو دوبارہ نہیں کھودا جائے گا، اور ضرورت کی خاطر بغیر غسل کے قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔"

في ردالمحتار: (قوله لاينبش ليوجه) اى لودفن مستدبراً لها واهالوا التراب لاينبش لان التوجه إلى القبلة سنة والنبش حرام (رد المحتار ٢٣٦/٢ باب صلوٰة الجنائز)

قبر دوبارہ نہیں کھودی جائے گی تاکہ میت کے چہرے کو قبلہ کی طرف درست کیا جائے۔ یعنی قبر میں قبلہ کی طرف پشت کر کے اگر میت کو رکھا گیا اور پھر اس پر مٹی ڈالی گئی تو قبر کو دوبارہ نہیں کھودی جائے گی۔ کیونکہ میت کا قبلے کی طرف منہ کرنا سنت ہے اور قبر دوبارہ کھودنا حرام ہے۔

دارالافتاء

وفی فتاوی قاضی خان : ولا یسع اخراج المیت من القبر بعد ما دفن الا اذا کانت الارض مغصوبة اواخذت بالشفعة (فتاوی قاضی خان علی ہامش الهندیة ۱۹۵/۱ باب فی غسل المیت وما یتعلق به)

''جائز نہیں کہ میت کو قبر میں دفنانے کے بعد نکالا جائے الا یہ کہ میت کو ارض مغصوبہ میں دفنایا گیا ہو یا اس زمین کو شفعہ کے ذریعے حاصل کیا گیا ہو''

ولا یجوز نقله ای المیت بعد دفنه بان اهیل علیه التراب واما قبله فیخرج بالاجماع بین المتناطالت مدة دفنه اوقصرت للنهی عن نبشه والنبش حرام حقا لله تعالیٰ الا ان تکون الارض مغصوبة (حاشیه الطحطاوی علی مراقی الفلاح ٦١٤ باب احکام الجنائز)

''میت کو قبر میں دفنانے کے بعد نکال کر منتقل کرنا جائز نہیں جب اس پر مٹی بھی ڈالی گئی ہو البتہ اگر مٹی ڈالنے سے قبل بالاجماع میت کو قبر سے نکالا جا سکتا ہے چاہے اس پر اس سے زیادہ مدت گزرا ہو یا کم کیونکہ مٹی ڈال کر دوبارہ قبر کھولنے سے منع کیا گیا ہے اور (نبش قبر کو دوبارہ کھولنا) حقاً للہ حرام ہے۔ الا یہ کہ میت کو غصب شدہ زمین میں دفنایا گیا ہو''

اسی بناء پر متاخرین مفتیان کرام نے تدفین کے بعد پوسٹ مارٹم کے لئے قبر کھود کر میت کو نکالنے سے منع کیا ہے۔

فتاوی عثمانیہ میں ہے۔

الجواب وباللہ التوفیق:

شرعی نقطۂ نظر سے انسانی جسم خواہ زندہ حالت میں ہو یا مردہ حالت میں ہو قابل احترام ہے یہی وجہ ہے کہ میت کے ساتھ ہر وہ عمل جو موجب اہانت ہو جائز نہیں اس لئے میت کو ایک مرتبہ دفن کرنے کے بعد دوبارہ اس کو قبر سے نکالنا جائز نہیں۔ (فتاوی عثمانیہ ۲۶۵/۳، الجنائز)

مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے لکھا ہے:

الجواب: دفن کے بعد قبر کو کھولنا اور میت کو پوسٹ مارٹم کی غرض سے نکالنا جائز نہیں ہے۔

(کفایت المفتی ٥١٨/٥، باب مایتعلق بالقبر والدفن)

فتاوی حقانیہ میں ہے:

الجواب: مسلمان میت کو دفن کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تدفین کے وقت میت کا رخ قبلہ کی طرف کیا جائے لیکن اگر غلطی سے میت کا رخ قبلہ کی جانب نہ ہو سکے اور مٹی وغیرہ ڈالنے کے بعد یاد آئے تو اب قبر کو دوبارہ کھولنے کی ضرورت نہیں۔ (فتاوی حقانیہ ۳۶۷/۳)

Scanned by CamScanner

بنا بر مذکورہ بالا دلائل کی رو سے پوسٹ مارٹم کے لئے تدفین کے بعد قبر کھولنا جائز نہیں، اور خصوصاً جب مذکورہ میت جو ایک عظیم محدث، فقیہ اور مذہبی شخصیت کی ہے اور اس کا سبب شہادت بھی معلوم اور مبرہن ہے اور پوسٹ مارٹم شرعاً ورثا میت کی اجازت جائز نہیں اس لئے ورثا میت کو چاہیے کہ وہ اپنی میت کی پوسٹ مارٹم کے لئے قبر کے کھولنے کی اجازت نہ دے اور ہر ممکن صورت میں اس عمل سے اپنی میت کو بچانے کی کوشش کرے۔

هذا ما ظهر لنا والله اعلم

مولانا مفتی سیف اللہ حقانی	مولانا مفتی غلام قادر نعمانی	مولانا مفتی مختار اللہ حقانی
مفتی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک	مفتی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک	مفتی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک